This question paper contains **4+1** printed pages]

Your Roll No.......................

804

B.A. (PROGRAMME)/I **D**

(LANGUAGE COURSE)

URDU LANGUAGE (C)

Time : 3 *Hours* *Maximum Marks* : 75

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

نوٹ: صرف پانچ سوالوں کے جواب لکھئے۔ آخری دونوں سوال لازمی ہیں۔ نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ پریم چند کی افسانہ نگاری پر اپنی رائے پیش کیجئے۔

۲۔ ابوالکلام آزاد کا مضمون ''جینے کا سلیقہ'' کا خلاصہ لکھئے۔

۳۔ میر امن دہلوی کی داستان گوئی پر ایک مضمون لکھئے۔

۴۔ حسرتؔ موہانی کی غزل گوئی کا تنقیدی جائزہ پیش کیجئے۔

P.T.O.

۵۔ نظیر اکبر آبادی کی شاعری پر ایک مضمون لکھیے۔

۶۔ مندرجہ ذیل میں سے کوئی تین کی تعریف مع مثال لکھیے:

(۱) اسم

(۲) اسم نکرہ

(۳) صفت

(۴) صفت ذاتی

(۵) حرف

۷۔ مندرجہ ذیل نثری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے:

(الف)

''زمانۂ حال کے ایک فرانسیسی اہل قلم آندرے ژیدا کی ایک بات مجھے بہت پسند آئی جو اس نے اپنی خودنوشتہ سوانح میں لکھی ہے۔ خوش رہنا محض ایک طبعی احتیاج ہی نہیں بلکہ ایک اخلاقی

ذمہ داری ہے یعنی ہماری انفرادی زندگی کی نوعیت کا اثر صرف ہم ہی تک محدود نہیں رہتا، وہ دوسروں تک بھی متعدی ہوتا ہے یا یوں کہیے کہ ہماری ہر حالت کی چھوت دوسروں کو بھی لگتی ہے۔''

(ب)

''منشی صابر حسین کی آمدنی کم تھی۔ اور خرچ زیادہ اپنے بچہ کے لیے دایہ رکھنا گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن ایک تو بچہ کی صحت کی فکر اور دوسرے اپنے برابر والوں سے ہٹے بن کر رہنے کی ذلت اس خرچ کو برداشت کرنے پر مجبور کرتی تھی۔ بچہ دایہ کو بہت چاہتا تھا۔ ہر دم اس کے گلے کا ہار بنا رہتا۔ اس وجہ سے دایہ اور بھی ضروری معلوم ہوتی تھی۔ مگر شاید سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ وہ مروت کے باعث دایہ کو جواب دینے کی جرأت نہ کر سکتے تھے۔

۸۔ مندرجہ ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی **ایک** کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے:

(الف)

نگاہِ یار جسے آشنائے راز کرے
وہ اپنی خوبیٔ قسمت پہ کیوں نہ ناز کرے
دلوں کو فکر دو عالم سے کر دیا آزاد
ترے جنوں کا خدا سلسلہ دراز کرے
خرد کا نام جنوں پڑ گیا، جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے
ترے ستم سے میں خوش ہوں کہ غالباً یوں بھی
مجھے وہ شاملِ، اربابِ امتیاز کرے

(ب)

دنیا میں بادشاہ ہے سو ہے وہ بھی آدمی

اور مفلس و گدا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

زردار بے نوا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

نعمت جو کھا رہا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

ٹکڑے جو مانگتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

فرعون نے کیا تھا دعویٰ خدائی کا

شداد بھی بہشت بنا کر ہوا خدا

نمرود بھی خدا ہی کہاتا تھا برملا

یہ بات ہے سمجھنے کی آگے کہوں میں کیا